سوال

(13)ناخن بڑھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موجودہ دور میں اکثر عورتیں ناخن بڑھاتی ہیں اور کئی مرد حضرات بھی عورتوں کی طرح ایک انگلی کا ناخن رکھ لیتے ہیں اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ (محمد عباس، پسرور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ناخن بڑھانا شرعاً درست نہیں بلکہ فطرت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: «خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الِاسْتِحْدَادُ، وَالْخِتَانُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الأَظَافِرِ"

(بخاری کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار(5890)

"فطرت کی پانچ چیزیں ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف مونڈنا، مونچھیں تراشنا، ناخن تراشنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا۔"

اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

'عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: (وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الأَظْفَارِ وَنَتْفِ الإِبْطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً"

(صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب خصال الفطرۃ(258)

"ہمارے لیے مونچھیں کاٹنے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کا وقت مقرر کیا گیا ہے کہ ہم چالیس راتوں سے زیادہ نہ چھوڑیں۔"

مذکورہ بالا دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ ناخن تراشنا فطرت میں سے ہے اور اس کے لیے 40 راتوں سے زیادہ عرصہ نہیں۔ چالیس دن کے اندر اندر ہمیں ضرور ناخن تراشنے چاہیں۔ جو لوگ ناخن رکھتے ہیں اور بالخصوص عورتیں انہیں فیشن کے طور پر استعمال کرتی ہیں تو یہ شرعاً حرام ہے اس سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

اسی طرح مرد بھی چاہے ایک ناخن بڑھائیں، تب بھی یہ سنت کے خلاف ہے اور یوں بھی طبی طور پر یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ ناخن کے اندر گندگی کے جراثیم پلتے ہیں جو بذریعہ خوراک

ہمارے معدے میں جاکر ہمیں بیمار کرتے ہیں اوراس سے سوائے بیماریوں کے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ان کی چاہے جس قدر صفائی رکھی جائے، تب بھی گندے جراثیموں کا یہاں پہنچنا اور ہمارے پیٹ میں داخل ہونا اتنا مشکل نہیں۔ ویسے بھی جس چیز کا فائدہ نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں تو ایسا فضول شوق پالنا حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ (مجلة الدعوة جولائی 1998ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الطھارۃ۔صفحہ نمبر 133

محدث فتویٰ